چند غور طلب باتیں!!!

۱۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد ہماری جماعت کا سب سے پہلا اجماع جس بات پر ہوا۔ وہ امر خلافت ہے۔ یعنی ہم نے الوصیت کے ماتحت ایک بزرگ و پاک نفس کو مسیح موعود کے سلسلۂ خلفاء میں سے پہلا خلیفہ قرار دیکر اس کی بیعت کی۔ ہمارے معتمدین نے بھی یہ اعلان کیا۔ کہ تمام نئے اور پرانے ممبر اس کے ہاتھ پر بیعت کریں۔ اور اس قدسی نفس علامہ (رضی اللہ عنہ) نے بھی اپنے آپکو خلیفۃ المسیح اور تمام قوم و صدر انجمن کا مطاع سمجھا۔ اور بار ہا ہی اپنا مرتبہ بیان کیا۔ جیسا کہ اُس کے ملفوظات و فتاوٰی سے ظاہر ہے۔

۲۔ لیکن اب کہا جاتا ہے۔ کہ الوصیّت میں کسی ایسے خلیفہ کا ذکر نہیں۔ اور نہ قرآن و احادیث سے مسیح موعود کے بعد سلسلۂ خلفاء کا ثبوت ملسکتا ہے۔ تو کیا ہمیں یہ ماننا چاہیئے۔ کہ مسیح موعود نبی اللہ آیا۔ اس نے ایک جماعت قائم کی۔ مگر اس کی قوت قدسی کا یہ حال ہے۔ کہ اس کی آنکھیں بند ہوتے ہی تمام کی تمام جماعت گمراہ ہو گئی۔ اور اُس نے وہ کام کیا۔ جو نہ قرآن مجید سے ثابت نہ احادیث سے ثابت نہ کتب مسیح موعود سے ثابت نہ الوصیت سے ثابت۔ پھر لطف یہ کہ ان میں حضرت خلیفہ اول جیسا عالم قرآن و حدیث و شیدائے مسیح موعود موجود۔ اس نے اس ضلالت کے خلاف آواز نہ اٹھائی۔ بلکہ نعوذ باللہ اس غلط خیال کو اور بھی طاقت دی۔

۳۔ اگر یہ بات (گمراہ ہو جانیوالی) صحیح نہیں تو آپ کو ماننا پڑیگا۔ کہ ہم گذشتہ ۶ سال صراط مستقیم پر تھے۔ پس اب جو اس خلافت کے رستے کو چھوڑ کر کوئی اور راستہ اختیار کرتا ہے۔ اس میں کیا شک ہے۔ کہ وہ صراط مستقیم کو چھوڑتا ہے۔

۴۔ اس صورت حال میں مل کر کام کرنے کے کیا معنے ہو سکتے ہیں۔ جب کہ ایک فریق اس شاہراہ کو چھوڑ کر ایک اور پگڈنڈی پر ہو لیا ہے۔ اور اس سے پہلے کسی نبی کی جماعت میں یہ نظیر موجود نہیں۔ کہ اس نے اپنے نبی کی وفات کے بعد کسی انجمن کو اپنا امام بنا لیا ہو اور اس کے احکام کی تعمیل کرتی ہوئی منزل مقصود پر پہنچی ہو برخلاف اس کے اس بات کی بہت سی نظیریں موجود ہیں کہ انبیاء کی جماعتوں نے خلفاء کے ذریعہ ترقی کی ہے۔ پس غور کرو۔ کہ سواد اعظم۔ سبیل المومنین کو چھوڑنے والا کونسا فریق ہے۔

۵۔ ایک طرف حضرت خلیفۂ اول کے فتاوٰی کا یہاں تک احترام ہے۔ کہ انکی اجازت (نہ کہ حکم) کے خلاف کرنا بھی ناجائز سمجھا جاتا ہے۔ اور دوسری طرف یہ حال ہے۔ کہ ان چھ سالہ تقریروں کے مغز (مسیح موعود کے بعد سلسلۂ خلفاء کا ہونا۔ خلیفہ کا تقرر خدا کی طرف سے خلیفہ تمام جماعت اور صدر انجمن پر حاکم ہوگا۔ اور اس قسم کے اور امور جن کا ذکر مجموعی طور پر الفضل کے صفحہ ۵ تا ۸ تک ہے) کے خلاف کیا جاتا ہے۔ کیا یہ تقوٰی کی بات ہے۔ یہ الزامی جواب (کہ تمہارا عقیدہ تو ہے۔ کہ خلیفہ سے اختلاف جائز ہے) غلط ہے۔ کیونکہ کسی فروعی مسئلہ میں کسی نص صریح کی بنا پر کوئی اور عقیدہ رکھنا اور بات ہے۔

ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پرنٹر و پروپرائیٹر و پبلشر کیلئے شائع ہوا۔

اور سرے سے خلافت ہی کو اڑا دینا۔ کہ جو اس نافرمانبرداری کا اصل الاصول ہے۔ اختلاف نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ یہ تو مخالفت انکار ہے۔ فتدبّر۔

۶۔ پھر اسی خلیفۃ المسیح کی وصیت کی پروا نہیں کی جاتی۔ وہ فرماتا ہے۔ میرا جانشین ہو۔ اور آپ فرماتے ہیں۔ کہ ہاں امیر ہو سکتا ہے۔ رہونا چاہئے بھی نہیں۔ "ضرور ہو" تو کجا! اور وہ بھی بوقت ضرورت۔ خلیفۃ المسیح تو اس کے اختیارات کو ایسا وسیع سمجھیں کہ بطور سفارش فرمائیں۔ ان سے چشم پوشی۔ درگذر فرمائے (اور یہ سب جانتے ہیں۔ کہ ایسے الفاظ اسی وجود کی نسبت کہے جاتے ہیں۔ جو پورے اختیارات بھی رکھتا ہو)

۷۔ قادیان میں تو آپ کے اقرار کے موجب ۲½ ہزار آدمی جمع ہو گیا۔ اور اُن کے اٹھائیس گھنٹے کے شوری کو ناجائز شوری اور ان کے کثیر حصے کی رائے کو غلط رائے قرار دیا جاتا ہے۔ مگر مسیح موعود اور خلیفۃ المسیح کے طرز عمل و ہدایات کے خلاف سلسلہ احمدیہ کے مرکز قادیان کو چھوڑ کر لاہور میں ایک اجتماع کیا جاتا ہے اور رقعوں اور تاروں کے ذریعہ سارا زور مارنے کے باوجود صرف ۵۰-۶۰ جنھیں کھینچ تان کر اور نیچے ملا کر ۲۳ تک پہنچایا جاتا ہے۔ آدمی جمع ہوتے ہیں اور اُن کی رائے کو تمام قوم کی رائے سمجھا جاتا ہے۔ پھر جس مکان میں بیعت لینے والوں کے تقرر وغیرہ کا فیصلہ ہوتا ہے۔ اس کے دروازہ پر پہرہ بٹھایا جاتا ہے۔ جو صرف ان لوگوں کو گذرنے دیتا ہے۔ جو یہ اقرار کرے۔ کہ میں نے حضرت صاحبزادہ صاحب کی بیعت نہیں کی۔ کیا یہ انصاف ہے؟

۸۔ مسیح موعود کے حکم میں جو خدا کی وحی سے ہے۔ مکفر۔ مکذب۔ متردد کے الفاظ ہیں۔ اور آپ خود ہی ایک اصل وضع کرتے ہیں۔ کہ اس ملک میں غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے جس میں ہم پر کفر کا فتویٰ نہ ہو اگر نماز صرف اس لئے منع تھی۔ کہ وہ ہمیں کافر کہتے ہیں۔ تو متردد کے لفظ کی کیا ضرورت تھی۔ پھر کیا یہ صحیح نہیں کہ عرب میں ہم پر کفر کا فتویٰ لگ چکا ہے۔ اور وہاں کے علماء کے دستخط کفر پر موجود ہیں۔ اور مسیح موعود نے صریح الفاظ میں جن کے دوسرے معنے نہیں ہو سکتے۔ اس سے منع فرمایا ہے۔ (دیکھو مجموعہ فتاوی احمدیہ)

۹۔ دو ہزار آدمی نے ایک مجمع میں جو فیصلہ کیا پھر اس کے بعد قادیان کے اصحاب الصفہ نے یا

بالفاظ دیگر مسیح موعود کی گود میں تربیت یافتہ جماعت نے (جنکی تعریف خدا کی وحی میں موجود ہے) تمام اہل بیت نے جن کے بارہ میں آیت تطہیر نازل ہوئی۔ اور جن کو بیسیوں بار اللہ علیم و حکیم نے انی معک و مع اہلک سے ممتاز فرمایا) دار الامان کے تمام علماء نے صدر انجمن کے ممبروں کی کثرت رائے نے (کہ اس کی کثرت کا فیصلہ اپنے قول کے مطابق قطعی ہے) اور اس عالم متبحر نے جس کو حضرت اقدس وہ فرشتہ فرماتے ہیں۔ جس کے کندھے پر مسیح نے نازل ہونا تھا۔ اور پھر اس کے بعد پنجاب و ہندوستان کی جماعتوں میں سے اکثر جماعتوں نے بلکہ کہہ سکتے ہیں۔ ۹۵ فیصدی جماعتوں نے جو فیصلہ کیا۔ وہ تو غلط ہے۔ اور اب جو فیصلہ مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ مولوی محمد علی صاحب۔ شیخ رحمت اللہ صاحب۔ سید محمد حسین شاہ صاحب۔ یہ ۴ آدمی کریں گے۔ وہ قوم کے لئے واجب العمل ہوگا۔ فیا للعجب

۱۰۔ ایک طرف تو کہا جاتا ہے۔ کہ ہم صاحبزادہ صاحب کا ادب و احترام کرتے ہیں۔ اور دوسری طرف کھلے الفاظ میں انہیں قوم کو گمراہ کرنیوالا۔ خلافت کے حصول کے لئے منصوبہ ساز۔ تفرقہ انداز۔ پوپ۔ مفسد۔ ناتجربہ کار نوجوان کہا جاتا ہے۔ کیا یہ بعینہٖ ان جاٹوں کی مثال نہیں جو ایک شخص کو مارنا چاہتے تھے۔ مگر کسی دوسرے کے متنبہ کرنے پر کہ یہ سید ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ اچھا دو آدمی اوپر اٹھائے رکھو۔ اور دوسرے مارو۔ تاکہ زمین پر گرا رہنے سے بے ادبی نہ ہو۔ کیا ان مخالفت کرنے والے لوگوں میں سے کوئی ایک یا مجموعی طور پر کوئی گروہ ایسا ہے جو صاحبزادہ صاحب کے مقابل میں قرآن مجید کی تفسیر کر سکے۔ اور یہ تو سب مانتے ہیں۔ کہ احق بالامامۃ۔ اعلم بالقرآن ہے۔ اگر چاہو۔ تو امتحان کر لو۔ جو واقعات گذرے ہیں۔ ان پر غور کر لو۔ کہ کس کی رائے کے مطابق یہ نتیجے نکلے ہیں۔

لاہوری جلسہ شوریٰ پر نظر

حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم نے جب قوم کی دستگیری اور مقام محمود پر ایک نوجوان کو کھڑا کر دیا۔ اور قوم کو اس کی طرف جھکا دیا۔ تو ہمارے جن احباب کو یہ ناگوار اور ناپسند تھا۔ اور جن کی سالہا سال کی محنتوں اور کوششوں پر پانی پھر گیا

تو انہوں نے خدا تعالیٰ کے برگزیدہ مہدی و مسیح کی وصیت کے خلاف لاہور میں ایک جلسہ اس غرض سے کرنا چاہا۔ کہ اللہ تعالیٰ کے اس انتخاب کا مقابلہ کریں۔ اور اس کا نام جلسۂ شوریٰ رکھا۔ جو ۲۲۔ مارچ ۱۹۱۴ء کو ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کے مکان پر لاہور میں بند دروازوں میں ہوا۔ بند دروازوں سے ہماری مراد یہ ہے۔ کہ اس کے باہر پہرہ تھا۔ کہ کوئی اندر نہ جانے پاوے۔ اس جلسہ کی روئداد پر ہم ایک اجمالی ریویو کرتے ہیں۔ جس سے ناظرین کو معلوم ہو جاوے گا۔ کہ اس ناکام جلسہ کی کیا حقیقت ہے

اجتماع احباب

اس فہرست حاضرین پر نظر کرنے کے بعد جو لاہوری پیغام نے شایع کی ہے۔ ہمیں یہ کہنے میں ذرا بھی تامل نہیں۔ کہ باہر سے آنیوالوں کی تعداد تیس ۳۰ سے زیادہ نہیں ہے۔ اور باقی لاہوری احباب ہیں سے کچھ طالب علم ہیں۔ اور کچھ حضرت خواجہ صاحب کے رشتہ دار اور بعض دوسرے لوگ ہیں۔ جنکو خوش قسمتی سے اہل الرائے اور نمائندگان قوم ہونیکا موقعہ ملا ہے۔ قادیان میں جو اجتماع ہوا۔ اور جس میں ملک کے ہر حصہ کے احباب علی العموم شامل تھے۔ وہ تو جلسۂ جہلاء کہا جائے۔ اور یہ لاہوری خفیہ جلسہ۔ جلسہ شوریٰ۔ ان لوگوں کو قوم کے لئے خلیفہ کے انتخاب کا حق کس نے دیا تھا؟

بیرونی احباب کی ہمدردی کے تار اور خطوط

یہ ایک رواج ہو گیا ہے۔ کہ جلسہ کو اہمیت دینی ہو۔ تو اس میں دو چار خطوط اور تار بھی سنائے جاتے ہیں۔ اس جلسہ کی ہمدردی میں کہاں سے تار آئے اور خطوط آئے بہتر ہے ناظرین اسکا بھی اندازہ کر لیں۔ روئداد میں ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ علیگڈھ۔ پٹیالہ۔ میانوالی۔ کراچی۔ شملہ ایبٹ آباد وغیرہ سے تاریں اور خطوط بھی آئے۔ مگر اس فقرہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ محولہ مقامات کے علاوہ اور بھی کئی جگہ سے خطوط اور تاریں آئیں۔ مگر جن تاروں کا اندراج کیا گیا ہے۔ ان میں سے دو تو شیخ محمد تیمور صاحب کی ہیں۔ اور ایک پٹیالہ اور ایبٹ آباد کی۔ کراچی۔ شملہ۔ میانوالی کی کوئی تار یا خط موجود نہیں۔ البتہ شملہ کا ایک خط ہے۔ مگر وہ اپنے اس خط میں باوجود اختلاف رائے کے اقرار کرتے ہیں۔

"میں میاں صاحب کو اس مسئلہ کے سوا ہر طرح سے لائق دفائق اور متقی و پرہیزگار جانتا ہوں۔ اور اگر وہ اس مسئلہ کو چھوڑ دیں۔ بلکہ جو نہ سب حضرت صاحب

اور خلیفہ اول کا تھا۔ اسی پر قائم ہوجائیں۔ تو اُن کو خلیفہ مان لینے میں کسی کو بھی اختلاف کی ضرورت نہیں"۔

اور یہی نہیں بلکہ اسی مولوی عمرالدین صاحب نے نہ صرف تقلیدی رنگ میں بلکہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے ایک رویاء کے ذریعہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی بیعت کرلی ہے۔ قادیان کا کوئی آدمی اس جلسہ سے ہمدردی رکھنے والا فہرست میں تو ہے ہی نہیں۔ مگر جہاں مقامات کی فہرست دیگئی ہے۔ وہاں قادیان بھی درج ہے۔

ہم مولوی محمدؐ علی صاحب اور مولوی صدرالدین صاحب کو اس لئے شامل نہیں کرتے۔ کہ وہ تو یہاں ہی مخالف تھے اور اگر ساری قادیان میں صرف یہی دو احمدی ہیں۔ اور وہ حضرت امیرالمومنین کے انتخاب کے موید نہیں۔ تو جدا بات ہے۔ ہاں اس بات کو ہم نظرانداز نہیں کرسکتے۔ کہ قادیان کے ہائی سکول کے پانچ طالبعلموں نے بھی ایک خط لکھا ہے۔ جس سے مولوی صدرالدین کی تربیت کا پتہ لگیگا۔ کہ یہ خط مسلمان طالبعلموں کی طرف سے ہے یا کیا۔

"بعد از سلام عرض ہے۔ کہ ہم اس بات پر متفق ہیں۔ کہ کوئی دن ایسا مقرر کیا جاوے۔" ہم کو صرف یہ دکھانا ہے۔ کہ کیا مدرسہ تعلیم الاسلام کی آخری جماعت کے طالبعلموں کو اسلامی طریق خطوط نویسی کا یہی سکھایا گیا ہے۔ قرآن مجید میں ایک آیت ہے۔ واذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلما۔ ہمیں اس رقعہ کو دیکھ کر تعجب اور افسوس ہوا۔ یہ لوگ اہل الرائے ہیں۔ جن کے انتخاب پر قوم کو بھروسہ کرنے کیلئے کہا جاتا ہے۔

کراچی اور میانوالی کا کوئی خط یا تار نہیں ہے۔ جن کا اوپر حوالہ دیا گیا ہے۔

گوجرانوالہ کے خط پر نظر

۲۲۔ مارچ کے پیغام میں ایک خط شائع ہوا تھا۔ جس میں راقم خط لکھتا ہے۔ "ہم جماعت احمدیہ کے اہل الرائے جس میں خاکسار اور ہمارا پریزیڈنٹ و دیگر احباب متفق ہیں۔"

اس خط میں ایک مضمون ارسال کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ اور پیغام نے اگلی اشاعت میں اس کے چھاپ دینے کا وعدہ کیا تھا۔ وہی مضمون ایک احمدی کے نام سے ۲۴۔ مارچ میں شائع ہوا ہے۔ اس میں آسمانی ڈگری خلافت کی مولوی محمدؐ علی صاحب کو دیگئی ہے اور جماعت کو بتایا ہے۔

اس اہل الرائے بزرگ نے صاف طور پر کہا ہے۔ کہ اس امانت کو جو تمہارا خلیفہ تمہارے سپرد کرگیا ہے۔ امانت میں خیانت نکرو۔ امانت کو اس کے اہل کے سپرد کردو۔ اسکا ان میں اصلی اور حقیقی خلیفہ مولوی محمد علی ہے وغیرہ وغیرہ۔ لاہوری اہل الرائے بزرگوں کو اپنے اسی بزرگ اہل الرائے کی رائے پر غور کرنا چاہیئے۔ جلسۂ شوریٰ میں اس اصلی اور حقیقی اور آسمانی خلیفہ کو تو بیعت لینے کا بھی مجاز نہ کیا گیا۔ تو بقول اہل الرائے گوجرانوالہ یہ خیانت لاہور میں ہوئی۔ اور یہ تو یقین کرنا چاہیئے۔ کہ اسقدر بصیرت اور معرفت کے بعد گوجرانوالوی اہل الرائے لاہوری جلسہ کی اب تائید نہیں کریگا۔ اس لئے کہ آسمانی فیصلہ کے برخلاف ہے۔

خلاصہ یہ ہے۔ کہ گوجرانوالہ کی چٹھی کا یہ نتیجہ ہے۔ کہ لاہوری فیصلہ کو امانت کے خلاف قرار دینا پڑیگا۔

اس قسم کے خطوط سے جلسہ کی تائید ظاہر کیگئی ہے اور اسی سے اس کی ناکامی اور نامرادی عیاں ہے۔

جدید سینیئر خلیفے۔

اس جلسہ شوریٰ میں جو عجیب بات ہے۔ وہ جدید خلیفوں کا تقرر ہے۔ جن میں سے ایک حضرت میر حامد شاہ صاحب ہیں۔ جنکی نسبت کہا گیا ہے۔ کہ وہ ایک ملہم۔ پارسا۔ اور متقی بزرگ ہیں۔ ہم انکی نسبت حسن ظن رکھتے ہیں۔ مگر یہ بھی تو بتا دینا چاہیئے تھا۔ کہ کیا میر حامد شاہ صاحب نے بھی خلیفہ ہونا منظور کرلیا ہے؟۔ اگر کرلیا ہے۔ تو وہ اب پبلک میں ہاں احمدی پبلک میں اپنی پوزیشن صاف کریں۔ انکو خود بولنا پڑیگا۔ اور قوم کا فرض ہے کہ وہ اُن سے پوچھے اور جواب لے۔

حضرت میر حامد شاہ صاحب سے ایک موقعہ پر چند سوال کیئے گئے تھے۔ اور ان کا تحریری جواب شائع ہوچکا ہے اسکی تردید انہوں نے اب تک نہیں کی۔ ہم اسے بہر درج کرکے پوچھتے ہیں۔ کہ کیا اب اس کے خلاف بولنے یا عمل کرنے پر آپ الہام الٰہی کے ذریعہ مامور کیئے گئے ہیں۔ یا اب بھی اسی کو صحیح سمجھتے ہیں۔

(سوال) کیا آپ لوگ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کے بعد آپ حضرت کے قائمقام یکے بعد دیگرے خلفاء ہونگے جو تمام امور میں انجمن سے اور تمام سلسلے کے مطاع ہونگے۔ جسطرح خلفاء راشدین مطاع تھے +

(جواب از میر حامد شاہ صاحب) میں تسلیم کرتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود کے بعد حضرت کے قائمقام یکے بعد دیگرے خلفاء ہونگے۔ جو تمام امور میں انجمن کے اور تمام جماعت کے مطاع ہونگے۔ جسطرح خلفاء راشدین مطاع تھے۔ اور میرا اس پر ایمان ہے +

(سوال) کیا آپ لوگوں کے نزدیک الوصیت اور اسی تحریر کے ماتحت جس میں حضرت صاحب نے انجمن کا اجتہاد ہر امر میں کافی قرار دیا ہے۔ جماعت کی مطاع انجمن ہے یا انجمن کو خلیفہ کے ماتحت چلنا ہوگا"۔

(جواب از میر حامد شاہ صاحب) میرے نزدیک الوصیت کے ماتحت اور اس تحریر کے ماتحت جس میں انجمن کا اجتہاد حضرت صاحب نے ہر امر میں کافی قرار دیا ہے۔ جماعت کی مطاع انجمن ہے۔ اور انجمن کو خلیفہ کے ماتحت چلنا ہوگا۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ صدر انجمن اور خلیفہ وقت الوصیت کے ہر ایک منشاء کے ماتحت ہونگے۔

(سوال) کیا آپ لوگوں کے نزدیک شریعت اسلام اور وصیت امام کے بموجب حضرت مسیح موعود کا حقیقی جانشین جس کی ساری جماعت مطیع اور بیعت میں داخل ہو۔ ہر زمانہ میں ایک ہونا چاہیئے یا کئی۔

(جواب از میر حامد شاہ صاحب) میرے نزدیک شریعت اسلام اور وصیت کے بموجب حضرت مسیح موعود کا حقیقی جانشین ساری جماعت کی اطاعت سے ایک ہی ہوسکتا ہے۔ اور جماعت اسی ایک کی مطیع ہوگی۔ جس کی بیعت کریگی یا جس کی بیعت میں داخل ہوگی۔ ایک وقت میں کئی خلفاء کا ہونا نظام صحیح کے برخلاف ہے"+

معزز ناظرین! یہ میر حامد شاہ صاحب کی رائے ہے جس کو لاہوری جلسہ شوریٰ اگر اسے یہ کہا جاوے۔ خلیفہ منتخب کیا جاتا ہے۔ اس لئے حضرت میر حامد شاہ صاحب کا اخلاقی اور مذہبی فرض ہے۔ کہ وہ اس کی عقدہ کشائی کریں۔ کہ آج سے چند ماہ پیشتر جب وہ صرف ایک خلیفہ ہی تسلیم کرتے تھے۔ اور آئندہ نظام [illegible] لئے متعدد خلفاء کے قائل نہیں تھے۔ اور خلیفہ کو انجمن کا مطاع یقین کرتے تھے۔ اور اپنے ایمان میں اسے داخل سمجھتے تھے۔ اب وہ بتائیں۔ کہ آج اس کے خلاف کرنا

کیا تقویٰ اور الہام کی بناء پر ہے

یہ ایک جائز مطالبہ ہے۔ جو قوم کو ان سے کرنا چاہیئے اور اب وہ وفد میں آکر اس کے خلاف پیش کریں گے۔ تو کس جرأت اور حوصلہ پر۔ ہم حضرت میر حامد شاہ صاحب سے حسن ظن رکھتے ہیں۔ اور ہمیں یقین نہیں آتا۔ کہ وہ اپنے

ایمان کے خلاف اب کوئی بات پیش کریں۔ اگر اسوقت انہوں نے یہ جوابات خدا ترسی اور تقویٰ پر اپنی پوزیشن کو سمجھ کر نہ دئیے۔ تو وہ بھی افسوس ہوگا۔ اور اگر اب بھی وہ اس منصب کو اپنے خلاف قبول کریں۔ تو یہ بھی اُن کی شان سے گری ہوئی بات ہوگی۔ ہم بار بار یہ کہیں گے کہ قوم ان سے مطالبہ کرے۔ اگر وہ خلافت لیتے ہیں؟

لنڈنی خلیفہ

دوسرے خلیفہ خواجہ کمال الدین صاحب مقرر کئے گئے ہیں۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ خواجہ صاحب کے نزدیک احمدیت کوئی چیز نہیں۔ اور وہ اُس کی تلقین کرتے ہی نہیں۔ اور کریں گے نہیں۔ ان کی تازہ تحریریں اخبارات میں شائع ہو چکی ہیں۔ اس لئے ان کے ہاتھ پر کسی کو بیعت کرنے کی کوئی ضرورت نہ ہوگی۔ اور نہ انہیں ضرورت پڑے۔ صرف خیالی خوشی ہے۔ جو ان بزرگوں کے لئے مہیا کی گئی ہے۔

خلافت کے کرچھے

قسمت کے کرچھے ایک ضرب المثل ہے۔ مگر اب معلوم ہؤا۔ لاہور کے چند دوستوں کے ہاتھ میں خلافت کے کرچھے ہیں۔ وہ جس کو چاہیں خلیفہ بنا دیں۔ اور جس کو چاہیں امیر بنا دیں۔ یہ کرچھے جب تقسیم ہونے لگے۔ تو ان کا ہاتھ پشاور سے لے کر لنڈن تک دراز ہوگیا۔ مگر جماعت خود سوچ لے۔ کہ اس کارروائی میں اس منصب خلافت کی کسقدر ہتک کی گئی ہے۔ ان لوگوں نے دکھانا اور بتانا چاہا ہے۔ کہ ہم خلیفے بناتے ہیں۔ حالانکہ چند روز پیشتر ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب حضرت خلیفۃ المسیح مرحوم کے الفاظ شائع کر چکے۔ کہ خلیفہ خدا بنایا کرتا ہے۔ میرا کام نہیں۔ مگر انہوں نے یہ مبادرت کر کے گویا خدا کا مقابلہ کرنا چاہا ہے۔ قدرت اب خود فیصلہ کریگی۔

لاہوری جلسے کے نیک نتائج شروع ہو گئے

اس لاہوری جلسہ میں مولوی حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی بھی شامل تھے۔ انہوں نے جلسہ سے آکر ادھر ہی مسجد احمدیہ میں اعلان کیا۔ کہ اس جلسہ سے متاثر ہو کر میں بیعت کرتا ہوں۔ اور انہوں نے اپنے خط میں بھی ظاہر کیا ہے کہ ٹریکٹ شائع کرنے والے خلافت ہی کے منکر ہیں۔ اور انہوں نے اسی سے متاثر ہو کر حضرت امیر المومنین کی بیعت کر لی۔ والحمد للّٰہ علےٰ ذالک

ہمیں خدا کے فضل سے امید ہے۔ کہ دوسرے سعادتمند بھی حصہ لیں گے۔

میاں محمد امین تاجر چرم لاہوری جن کا نام ڈیپوٹیشن میں درج ہے۔ انہوں نے بیعت کر لی ہے۔

شیخ نیاز احمد نے بیعت کر لی

وزیر آباد کی جماعت کے پریذیڈنٹ شیخ نیاز احمد صاحب نے بیعت کا خط لکھا ہے۔ جو درج ذیل ہے۔ یہ لاہوری جلسہ میں وفد کے رکن تجویز ہوئے تھے۔ یہ لاہوری شوریٰ کے برکات ہیں۔ الحمد للّٰہ۔ اصل خط یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلے علیٰ رسولہ الکریم۔

بحضور جناب خلیفۃ المسیح والمہدی سلمہ اللہ تعالےٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ جس روز سے اللہ تعالےٰ نے آپکو خلیفۃ المسیح کیا۔ اسی روز سے میرے دل میں کوئی شکوک نہیں ہؤا۔ مجھے اوّلین بیعت والوں میں داخل کر کے خاص وقتوں میں بھی دعا فرمائی جاوے۔ دلی خواہش ہے۔ کہ اوّلین بیعت میں داخل کر کے قبول بیعت دست مبارک سے لکھ کر بھیجیں۔ والسلام۔ خاکسار نیاز احمد وزیر آباد۔ (۲۶ ۳/۱۴)

میاں قدرت اللہ صاحب لاہوری کا خط

چونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے مجھ پر بذریعہ خواب آپکی سچائی کھول دی ہے۔ لہٰذا بندہ شرح صدر سے آپکے ہاتھ پر بیعت کرتا ہے۔ اور اسکے علاوہ میری والدہ صاحبہ یا بابا ہدایت اللہ صاحب شاعر پنجابی جو حضرت جی کے پرانے خادموں میں سے ہیں۔ شرح صدر سے بیعت کی درخواست کرتے ہوئے دعا خیر کے طالب ہیں۔ غرض ہمارے تمام اہل کنبہ آپکو خلیفہ برحق تسلیم کرتے ہیں۔ آپ اُن سب کیلئے دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالےٰ استقامت عطا فرمائے۔ اور ہر ایک ابتلا سے محفوظ رکھے۔

(۱) خواب یہ ہیں۔ ایک وسیع میدان ہے۔ اس میں بہت خلق خدا جمع ہے۔ اور ان میں سے ایک ایک دو دو آدمی جا کر خلیفہ ثانی کی بیعت کر رہے ہیں۔ میں دیکھتا تھا۔ کہ وہ تمام میدان جو لاکھوں آدمیوں سے بھرا پڑا تھا۔ منٹوں میں خالی ہوگیا۔ اور میں اکیلا اس میدان میں باقی رہ گیا۔ یہ کہکر میں فوراً بھاگا۔ کہ او ہو سب نے بیعت کر لی کیا میں ہی آخری آدمی ہوں۔ میں نے بھی جا کر بیعت کر لی۔ اس کے بعد نیند کھل گئی۔

(۲) دوسرا خواب یہ ہے۔ کہ آپ (یعنی حضرت میاں صاحب) ہمارے گھر میں تشریف لائے ہیں۔ اور میں نے بڑی حقارت کی نظر سے آپکو دیکھا۔ اور سخت بے توجگی کی۔ اس کے بعد کسی نے کہا۔ کہ میاں صاحب تمہارے مکان پر چلکر آئے۔ اور تم نے کچھ توجہ نہ کی اس فقرہ کا اثر خواب میں ہی مجھ پر ہؤا۔ اور میں محسوس کرتا تھا۔ کہ واقعی میں نے بے پرواہی سے کام لیا۔ اس کے بعد میری نیند کھل گئی۔ اور میں نے استغفار کی۔ اور خدا گواہ ہے۔ کہ یہ رویاء سچے ہیں میں نے یہ اس لئے لکھے۔ کہ شاید کسی سعید الفطرت کو فائدہ پہنچے۔

مراسلہ

میں سنتا ہوں۔ یہ کہا جاتا ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے ہاتھ پر صرف چند لوگوں نے بیعت کی ہے اور باقی لوگ آپ کے مخالف فریق کے ساتھ متفق ہیں۔ اس لئے اس امر کو آپ کے اخبار کے ذریعہ شائع کرنا چاہتا ہوں کہ جماعت فیروزپور* نے بحیثیت مجموعی نہایت خلوص دل کے ساتھ حضرت خلیفہ ثانی کی بیعت کی ہے۔ اس وقت تک قریباً دو سو مرد اور عورتوں کی درخواستیں میرے پاس پہنچ چکی ہیں۔ کئی ایک براہ راست جا رہی ہیں۔ بعض دوستوں کو جو بیرونجات میں ہیں۔ خط لکھے ہوئے ہیں۔ ابھی جواب نہیں آیا۔ انشاء اللہ العزیز وہ سب کے سب حضرت میاں صاحب کی بیعت میں داخل ہونا منظور کریں گے۔ اور کوئی شخص بھی اس سے باہر رہنا ہرگز پسند نہیں کریگا۔ جس شخص نے مسجد نور میں اس نظارہ کو دیکھا ہے۔ جبکہ حضرت میاں صاحب کو خلیفہ منتخب کیا گیا۔ اور مولوی محمد علی صاحب کی تقریر کو جس کی نسبت یقین تھا۔ کہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی مخالفت میں ہوگی سننے سے انکار کیا گیا۔ وہ اور کچھ ہی اعتراض کرتا رہے۔ اس بات سے انکار نہیں کر سکتا۔ کہ اس مجمع عظیم میں ایسے لوگ بکثرت موجود تھے جنکا اندازہ میری رائے میں کم از کم ۹۵ فیصدی کے قریب ہوتا ہے جنکے دل حضرت میاں صاحب کے عقیدت اور ارادتمندی سے مملو تھے۔ اور جو حضرت میاں صاحب کی بیعت کرنے کیلئے بیتاب ہو رہے تھے۔ میری رائے میں ہر دلعزیزی کا ثبوت اس سے بڑھ کر اور نہیں ہو سکتا تھا۔ باقی رہی یہ بات کہ کوئی شخص غیر احمدی لوگوں میں ہر دلعزیز ہو ایسا تو وہی شخص ہو سکتا ہے جو صرف ایسے مسائل پر گفتگو کرتا رہے جو انکے اور احمدیوں کے درمیان مشترکہ طور پر مسلم ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود کے دعاوی اور شخصیت کے متعلق سکوت اختیار کرے۔ میرا یقین ہے کہ ایسے شخص کی خلافت ہرگز ہرگز حضرت خلیفہ اوّل مرحوم و مغفور کے ذہن میں بھی نہ تھی۔ الفضل ایسے لوگوں کو چاہئیے کہ قادیان میں آکر ڈاک دیکھیں بعض بعض روز مبایعین کی تعداد پندرہ پندرہ سو تک پہنچتی ہے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ۔ روپیہ جو حضرت صاحبزادہ صاحب کے نام آتا ہے ان تمام رقوم کی رسید انجمن سے باقاعدہ ملتی ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب

مُنکران خلافت

پر

اتمام حُجّت

مولوی محمد علی صاحب اپنے ٹریکٹ میں جو اُنھوں نے حضرت خلیفۃ المسیح کی وفات سے پہلے کا چھپوا رکھا تھا مندرجہ ذیل فقرات لکھتے ہیں:۔

"حضرت خلیفۃ المسیح کے جملہ احکام کو خواہ وہ مسائل کے بارے میں ہوں یا کسی اور بارے میں۔ ان سب لوگوں کے لئے ماننا ضروری قرار دیا گیا۔ جنھوں نے آپکے ہاتھ پر بیعت کی۔"

اس اصل پر ہم موجودہ امر خلافت کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح کے فتاویٰ شائع کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ آیا ہمارے بھائی اس مقدس وجود کے فتاویٰ پر کہاں تک چلتے ہیں جنکی نسبت وہ یہ بھی شائع کر چکے ہیں کہ وہ مسیح موعود کے پیچھے یوں چلتا ہے جیسے نبض حرکت تنفس کے ساتھ۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر

(احمدیہ بلڈنگس لاہور میں)

حضرت خلیفۃ المسیح کی اصلاح و تصدیق سے شائع ہوئی

منقول از بدر۔ ۴ و ۱۱۔ جولائی سنہ ۱۲ء

بحث خلافت تم کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمارے بادشاہ حضرت مسیح موعود ع کے ذریعہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ایک کیا۔ پھر اس کے مرنیکے بعد میرے ہاتھ پر تم کو تفرقہ سے بچایا۔ اس نعمت کی قدر کرو اور نکمی بحثوں میں نہ پڑو۔

خلیفہ اوّل کیوقت میں خلافت پر اعتراض مَیں نے دیکھا ہے کہ آج بھی کسی نے کہا کہ خلافت کے متعلق بڑا اختلاف ہے۔ حق کسی کا تھا اور دیدی کسی اور کو۔ میں نے کہا کسی رافضی کو جاکر کہہ دو کہ علی رض کا حق تھا۔ ابوبکر رض نے لے لیا۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس قسم کی بحثوں سے تمھیں کیا اخلاقی یا رُوحانی فائدہ پہنچتا ہے۔ جس کو خدا تعالیٰ نے چاہا خلیفہ بنا دیا اور تمھاری گردنیں اس کے سامنے جھکا دیں۔ خدا تعالیٰ کے اس فعل کے بعد بھی تم اس پر حماقت کرو تو سخت حماقت ہے۔

خلیفہ بنانا خدا کا کام ہے مَیں نے تمھیں بارہا کہا ہے اور قرآن مجید سے دکھایا ہے کہ خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا کام ہے آدم کو خلیفہ بنایا کس نے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اِنّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً۔

خلیفہ پر معترض ہونے کا الزام اس خلافت آدم پر فرشتوں نے اعتراض کیا کہ حضور وہ مفسد فی الارض اور سفاک الدم ہے مگر انہوں نے اعتراض کر کے کیا پھل پایا۔ تم قرآن مجید میں پڑھ لو کہ آخر انھیں آدم کے لیے سجدہ کرنا پڑا۔

خلیفے کے سامنے سر جھکانے کا حکم پس اگر کوئی مجھ پر اعتراض کرے۔ اور وہ اعتراض کرنیوالا فرشتہ بھی ہو تو میں اُسے کہہ دونگا کہ

آدم کی خلافت کے سامنے مسجود ہو جاؤ تو بہتر ہے

اور اگر وہ اَبٰی اور استکبار کو اپنا شعار بنا کر ابلیس بنتا ہے تو پھر یاد رہے کہ ابلیس کو آدم کی مخالفت نے کیا پھل دیا۔ میں پھر کہتا ہوں کہ اگر کوئی فرشتہ بنکر بھی میری خلافت پر اعتراض کرتا ہے تو سعادت مند فطرت اسے اسجدوا لآدم کی طرف لے آئے گی اور اگر ابلیس ہے تو وہ اس دربار سے نکل جائیگا۔

دوسرا خلیفہ پھر دوسرا خلیفہ داؤد تھا۔ یا داؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض۔ داؤد کو بھی خدا نے ہی خلیفہ بنایا۔ انکی مخالفت کرنیوالوں نے تو یہاں تک ایجی ٹیشن کی کہ وہ انارکسٹ لوگ آپ کے قلعہ پر حملہ آور ہوئے اور کود پڑے۔ مگر جس کو خدا نے خلیفہ بنایا تھا کون تھا جو اس کی مخالفت کر کے نیک نتیجہ دیکھ سکے۔

ابوبکر و عمر کی خلافت پھر اللہ تعالیٰ نے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو خلیفہ بنایا۔ رافضی ابتک اس خلافت کا ماتم کر رہے ہیں مگر کیا تم نہیں دیکھتے کروڑوں انسان ہیں جو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما پر درود پڑھتے ہیں۔

نور الدین رض کی اپنی خلافت میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے بھی خدا ہی نے خلیفہ بنایا ہے یہ وہ مسجد ہے جس نے میرے دل کو بہت خوش کیا اس کے بانیوں اور امداد کنندوں کے لئے مَیں نے بہت دُعا کی ہے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ میری دُعائیں عرش تک پہنچی ہیں۔ پس اس مسجد میں کھڑے ہو کر جس نے مجھے بہت خوش کیا اور اسی شہر میں آکر اس مسجد ہی میں آنے سے خوشی ہوتی ہے۔ میں اس کو ظاہر کرتا ہوں۔ کہ جس طرح پر آدم و داؤد اور ابوبکر و عمر کو اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنایا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ ہی نے مجھے خلیفہ بنایا ہے۔ (جو لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے صوفیاء کے طریق پر بیعت کی تھی۔ وہ غور کریں)

انجمن نے خلیفہ نہیں بنایا اگر کوئی کہے کہ انجمن نے خلیفہ بنایا ہے تو وہ جھوٹا ہے۔ اس قسم کے خیالات ہلاکت کی حد تک پہنچاتے ہیں تم ان سے بچو۔ پھر سُن لو کہ مجھے کسی انسان نے نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا۔ اور نہ میں کسی انجمن کو اس قابل سمجھتا ہوں کہ وہ خلیفہ بنائے۔ پس مجھ کو نہ کسی انجمن نے بنایا اور نہ میں اسکے بنانے کی قدر کرتا اور اسکے چھوڑ دینے پر تھوکتا بھی نہیں اور نہ اب کسی میں طاقت ہے کہ وہ اس خلافت کی ردا کو مجھ سے چھین لے۔

اب خلافت کس کا حق ہے؟ اب سوال ہوتا ہے کہ خلافت حق کس کا ہے؟ ایک میرا نہایت ہی پیارا محمود ہے۔ جو میرے آقا اور محسن کا بیٹا ہے۔ پھر دامادی کے لحاظ سے نواب محمد علیخان کو کہدیں۔ پھر خسر کی حیثیت سے ناصر نواب صاحب کا حق ہے۔ یا اُمّ المؤمنین کا حق ہے جو حضرت صاحب کی بیوی ہیں یہی لوگ ہیں جو خلافت کے حقدار ہو سکتے ہیں مگر یہ کیسی عجیب بات ہے کہ جو لوگ خلافت کے متعلق بحث کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کا حق کسی اور نے لے لیا۔ وُہ اتنا نہیں سوچتے کہ یہ سب کے سب میرے فرمانبردار اور وفادار ہیں اور انھوں نے اپنا دعویٰ ان کے سامنے پیش نہیں کیا۔ مجھے بدر کے ایک فقرہ کو بہت رنج ہوا کہ کوئی مرزا صاحب کا رشتہ دار نور الدین کا مُرید نہیں یہ سخت غلطی ہے جو کیگئی ہے مرزا صاحب کی اولاد دل سے میری فدائی ہے۔ مَیں سچ کہتا ہوں کہ جتنی فرمانبرداری میرا پیارا محمود۔ بشیر۔ شریف۔ نواب ناصر۔ نواب محمد علیخان کرتا ہے تم میں سے ایک بھی نظر نہیں آتا۔ میں کسی لحاظ سے نہیں کہتا بلکہ مَیں ایک امر واقعہ کا اعلان کرتا ہوں۔ انکو خدا کی رضا کیلئے محبّت ہے۔ بیوی صاحبہ کے مُونھ سے بیسیوں مرتبہ مَیں نے سُنا ہے کہ میں تو آپ کی لونڈی ہوں۔ ایڈیٹر بدر کا فرض تھا کہ وہ ایسی تحریر کی فوراً تردید کرتا اور لکھ دیتا کہ یہ جھوٹ ہے۔ میاں محمود بالغ ہے اس سے پُوچھ لو کہ وہ سچّا فرمانبردار ہے۔ ہاں ایک معترض کہہ سکتا ہے کہ سچّا فرمانبردار نہیں۔ مگر نہیں میں خوب جانتا ہوں کہ:۔

محمود سب سے بڑھ کر فرمانبردار

وہ میرا سچا فرمانبردار ہے۔ اور ایسا فرمانبردار کہ تم سے ایک بھی نہیں (جو لوگ سمجھتے ہیں کہ صاحبزادہ صاحب خلیفۃ المسیح کے خلاف عقیدہ رکھتے یا فتوے دیتے ہیں وہ ان الفاظ پر غور کریں)

خلیفہ کی بیعت ہر مرد و عورت پر واجب ہے

جس طرح پر علی۔ فاطمہ۔ عباس نے ابوبکرؓ کی بیعت کی تھی (یہ جو کہتے ہیں کہ ابوبکر کی بیعت محض حکومت کے لئے تھی وہ غور کریں کہ پھر عورتیں کیوں بیعت کرتی تھیں) اس سے بھی بڑھ کر مرزا صاحب کے خاندان نے میری فرمانبرداری کی ہے۔ اور ایک ایک انمیں سے مجھ پر فدا ہے کہ مجھے کبھی وہم بھی نہیں آسکتا کہ میرے متعلق انھیں کوئی وہم آتا ہو۔

جس طریق پر خلیفہ اول کا انتخاب ہوا وہ الٰہی انتخاب تھا

سُنو۔ میرے دل میں کبھی یہ غرض نہ تھی کہ میں خلیفہ بنتا۔ میں جب مرزا صاحب کا مُرید نہ تھا۔ تب بھی میرا یہی لباس تھا۔ میں اُمرا کے پاس گیا اور معزز حیثیت میں گیا مگر تب بھی یہی لباس تھا۔ مُرید ہو کر بھی میں اسی حالت میں رہا۔ مرزا صاحب کی وفات کے بعد جو کچھ کیا خدا تعالیٰ نے کیا۔ میرے وہم و خیال میں بھی یہ بات نہ تھی مگر اللہ تعالیٰ کی مشیت نے چاہا۔ اور اپنے مصالح سے چاہا مجھے تمہارا امام و خلیفہ بنا دیا۔ اور جو تمہارے خیال میں حقدار تھے۔ انکو بھی میرے سامنے جھکا دیا۔ اب تم اعتراض کرنیوالے کون ہو۔ اگر اعتراض ہے تو جاؤ خدا پر اعتراض کرو۔ مگر اس گستاخی اور بے ادبی کے وبال سے بھی آگاہ رہو۔ اس اخبار کو جس نے ایسا غلط واقعہ لکھا ہے۔ اب بھی تلافی کرنی چاہیئے۔ اور ایسے طور کہ ہمارے پیارے محمود اور اس کے بھائیوں سے پوچھ کر تلافی کرے۔ میں کسی کا خوشامدی نہیں۔ مجھے کسی کے سلام کی بھی ضرورت نہیں اور نہ تمہاری نذر و نیاز اور پرورش کا محتاج ہوں اور خدا تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں کہ ایسا وہم بھی میرے دل میں گذرے۔

اللہ تعالیٰ نے مجھے مخفی در مخفی خزانہ دیا ہے کوئی انسان اور بندہ اس سے واقف نہیں۔ میری بیوی میرے بچے تم میں سے کسی کے محتاج نہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ ان کا کفیل ہے۔ تم کسی کی کیا کفالت کروگے۔ واللہ الغنی و انتم الفقراء۔

جو سنتا ہے وہ سن لے اور خوب سن لے اور جو نہیں سنتا اس کو سننے والے پہنچا دیں گے۔

یہ اعتراض کرنا کہ خلافت حقدار کو نہیں پہنچی رافضیوں کا عقیدہ ہے۔ اس سے توبہ کرلو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے جس کو حقدار سمجھا خلیفہ بنا دیا۔ جو اسکی مخالفت کرتا ہے وہ جھوٹا اور فاسق ہے۔ فرشتے بن کر اطاعت و فرمانبرداری اختیار کرو۔ ابلیس نہ بنو (خلیفہ کے مخالف اس فتوی کو نوٹ کرلیں)

خلافت کے خلاف بحث رافضیوں کا کام ہے

یہ رفض کا شبہ ہے جو خلافت کی بحث تم چھیڑتے ہو۔ یہ تو خدا سے شکوہ کرنا چاہیئے کہ بھیرہ کا رہنے والا خلیفہ ہو گیا۔ کوئی کہتا ہے کہ خلیفہ کرتا ہی کیا ہے؟ لڑکوں کو پڑھاتا ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ کتابوں کا عشق ہے۔ اسی میں مبتلا رہتا ہے۔ ہزار نالائقیاں مجھ پر تھوپو۔ مجھ پر نہیں یہ خدا پر لگیں گی۔ جس نے مجھے خلیفہ بنایا۔ یہ لوگ ایسے ہی ہیں جیسے رافضی ہیں جو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما پر اعتراض کرتے ہیں۔

غرض کفر و ایمان کے اُصول تم کو بتا دیئے گئے ہیں۔

حضرت صاحب خدا کے مُرسل ہیں۔ اگر وہ نبی کا لفظ اپنی نسبت نہ بولتے۔ تو بخاری حدیث کو نعوذ باللہ غلط قرار دیتے۔ جس میں آنے والے کا نام نبی اللہ رکھا ہے پس وہ نبی کا لفظ بولنے پر مجبور ہیں۔

اب ان کے ماننے اور انکار کا مسئلہ صاف ہے۔ عربی بولی میں کفر انکار ہی کو کہتے ہیں۔ ایک شخص اسلام کو مانتا ہے۔ اسی حصہ میں اس کو اپنا قریبی سمجھ لو۔ جس طرح یہود کے مقابلہ میں عیسائیوں کو قریبی سمجھتے ہو۔ اسی طرح پر یہ مرزا صاحب کا انکار کر کے ہمارے قریبی ہو سکتے ہیں۔ اور پھر مرزا صاحب کے بعد میرا انکار ایسا ہی ہے جیسے رافضی صحابہ کا کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود نے بعد سلسلہ خلافت ضروری ۱ مانا

آدم اور داؤد کا خلیفہ ہونا میں نے پہلے بیان کیا اور پھر اپنی سرکار کے خلیفہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کا ذکر کیا۔ اور یہ بھی

بتایا کہ جس طرح ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما خلیفہ ہوئے اسی طرح پر خدا تعالیٰ نے مجھے مرزا صاحب کے بعد خلیفہ کیا۔ اب اور سنو۔ انا جعلناکم خلائف فی الارض۔ تم سب کو بھی زمین میں اللہ تعالیٰ نے خلیفہ کیا یہ خلافت اور رنگ کی ہے پس جب خلیفہ بنانا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے تو کسی اور کی کیا طاقت ہے کہ اس کے کام میں روک ڈالے۔

میرے بعد خلیفہ ضرور ہو گی

اس رقعہ کو دیکھ کر سمجھاتا ہوں کہ خلافت کیسری کی دکان کا سوڈا واٹر نہیں تم اس بکھیڑے سے کچھ فائدہ نہیں اُٹھا سکتے۔ نہ تم کو کسی نے خلیفہ بنانا ہے اور نہ میری زندگی میں کوئی اور بن سکتا ہے۔ میں جب مر جاؤنگا (اللّٰھم متعنا بطول حیاتہ)

تو پھر وہی کھڑا ہو گا جسکو خدا چاہے گا۔ اور خدا اس کو آپ کھڑا کر دے گا۔

تم نے میرے ہاتھوں پر اقرار کئے ہیں۔ تم خلافت کا نام نہ لو مجھے خدا نے خلیفہ بنایا ہے۔ اور اب نہ تمہارے کہنے سے معزول ہو سکتا ہوں اور نہ کسی میں طاقت ہے کہ وہ معزول کرے۔ اگر تم زیادہ زور دوگے تو یاد رکھو میرے پاس ایسے خالد بن ولید ہیں جو تمہیں مرتدوں کی طرح سزا دینگے۔

خلیفہ سے لڑنا خدا سے لڑنا ہے

دیکھو! میری دُعائیں عرش پر بھی سُنی جاتی ہیں۔ میرا مولا میرے کام میری دُعا سے بھی پہلے کر دیتا ہے۔

میرے ساتھ لڑائی کرنا خدا سے لڑائی کرنا ہے تم ایسی باتوں کو چھوڑ دو اور توبہ کر لو۔

خلیفہ اول کے بعد آنیوالے خلیفہ کے اختیارات

تھوڑے دن صبر کرو پھر جو پیچھے آئے گا اللہ تعالیٰ جیسا چاہیگا وہ تم سے معاملہ کریگا۔

سُنو! تمہاری نزاعیں تین قسم کی ہیں۔ اوّل اُن اُمور اور مسائل کے متعلق ہیں جن کا فیصلہ حضرت صاحب نے کر دیا ہے جو حضرت صاحب کے فیصلہ کے خلاف کرتا ہے۔ وہ احمدی نہیں۔ جن پر حضرت صاحب نے گفتگو نہیں کی۔ انپر بولنے کا تمہیں خود کوئی حق نہیں۔ جب تک ہمارے دربار سے تم کو اجازت نہ ملے۔

پس جب تک خلیفہ نہیں بولتا یا خلیفہ کا خلیفہ دنیا میں نہیں آتا۔ ان پر رائے زنی کرو۔ جن پر ہمارے امام اور مقتدا نے قلم نہیں اُٹھایا تم انپر جرأت نہ کرو۔ ورنہ تمہاری تحریریں اور کاغذ ردی کر دیں گے۔

موجودہ خلیفہ کی بیعت نہ کرنے والے ممبران صدر انجمن نے خلیفہ اوّل کی بیعت حسب وصیت مسیح موعود فرمائی

دیکھو اخبار بدر ۴ جون ۱۹۰۸ء صفحہ اول کا پیرا بعنوان اطلاع از جانب صدر انجمن "یہ خط بطور اطلاع کل سلسلہ کے ممبران کو لکھا جاتا ہے کہ وہ اس خط کے پڑھنے کے بعد فی الفور حضرت حکیم الامتہ خلیفتہ المسیح والمہدی کی خدمت بابرکت میں بذات خود یا بذریعہ تحریر حاضر ہو کر بیعت کریں۔"

(خواجہ کمال الدین پلیڈر سیکرٹری انجمن احمدیہ)

خلیفہ کے ہاتھ پر تمام نئے پرانے ممبر بیعت کریں

اس کے لئے ان کا اپنا اقرار اور اعلان جو ۴ جون ۱۹۰۸ء کے بدر صفحہ ۶ پر درج ہے۔ اس کے فقرے نقل کئے جاتے ہیں۔

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خاتم النبیین محمد المصطفٰے و علی المسیح الموعود خاتم الاولیاء اما بعد۔

مطابق فرمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مندرجہ رسالہ الوصیۃ ہم احمدیان جن کے دستخط ذیل میں ثبت ہیں۔ اس امر پر صدق دل سے متفق ہیں کہ اول المہاجرین حضرت حاجی مولوی حکیم نورالدین صاحب جو ہم سب میں سے اعلم اور اتقیٰ ہیں۔ اور حضرت امام کے سب سے زیادہ مخلص اور قدیمی دوست ہیں۔ اور جن کے وجود کو حضرت امام علیہ السلام اسوہ حسنہ قرار فرما چکے ہیں۔ جیسا کہ آپ کے شعر

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دیں بودے
ہمیں بودے اگر ہر یک پر از نور یقیں بودے

سے ظاہر ہے کے ہاتھ پر احمد کے نام پر تمام احمدی جماعت موجودہ اور آئندہ نئے ممبر بیعت کریں۔ اور حضرت مولوی صاحب موصوف کا فرمان ہمارے واسطے آئندہ ایسا ہی ہو۔ جیسا کہ حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تھا (اس کے نیچے معتمدین صدر انجمن وغیرہم کے دستخط ہیں)

مسیح موعود کے سلسلہ کے خلیفہ کی بیعت واجب ہے

حضرت خلیفتہ المسیح کی خدمت میں مندرجہ ذیل سوال پیش ہوا۔ اس کا جواب آپ نے دیا۔

سوال:- جناب مرزا صاحب مرحوم یا اس وقت جناب کے ہاتھ پر بیعت کرنی کیوں ضروری ہے۔ اور اس سے کیا فائدہ ملتا ہے۔ ہر ایک مجدد اور امام کی بیعت ضروری ہوا کرتی ہے۔ یا کہ مرزا صاحب کو اس امر میں خصوصیت ہے۔ اس کے لئے قرآنی دلیل کہاں ہے۔ اگر یہ کہا جاوے۔ کہ یہ ایک معاہدہ ہوتا ہے۔ جو ایک شریف آدمی کسی بزرگ سے کرتا ہے۔ کہ اوامر کی پابندی اور منکرات سے اجتناب کرونگا۔ تو کیا خدا اور اس کے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ معاہدہ کرنا کافی نہیں؟

جواب حضرت خلیفۃ المسیح - السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ۔ اما بعد مرزا صاحب کی خصوصیت نہیں۔ ہر مامور کے احکام کی پابندی ضروری ہے۔ من یطع الرسول فقد اطاع اللّٰہ۔ جب یہ یقین ہو جاوے۔ کہ فلاں راستباز ہے۔ اور صادق ہے پھر وہ صادق کہتا ہے۔ کہ مجھے اللہ تعالےٰ نے کہا ہے۔ کہ تم لوگ یہ کام کرو۔ مثلاً یہی کہ میرے ہاتھ پر بیعت کرو۔ جیسے قرآن کریم میں ہے۔ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللّٰہ۔ یہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبارک کی بیعت کو جناب الٰہی نے اپنی بیعت فرمائی ہے۔ پھر آپ غور فرما دیں۔ کہ یہودی علماء عباد۔ زہاد اور نصرانی راہب بعینہ آپ کا ایسا سوال کہ یہود و نصارےٰ و مجوس کو اپنے اپنے مقام پر اللہ تعالےٰ سے اور اپنے رسولوں کی اتباع کے بعد اتباع محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کیا ضرورت تھی۔ اسپر آپ غور فرما دیں۔

پھر آریہ کہہ سکتے تھے۔ کہ ہمارے ملہم تو تم لوگوں کے مواعظ سے پہلے کہے ہیں۔ ہمیں تمہارے مقتداؤں کی کیا ضرورت ہے۔ کیا پہلے رسل کا دعا کافی نہیں۔ عزیز من بیعت صرف معاہدہ ہی نہیں ہوتا۔ جیسا آپ کا خیال ہے۔ بلکہ اللہ تعالےٰ ایک شخص کی وجاہت سیادت بڑائی چاہتا ہے۔ جیسے دنیوی بادشاہت یا کسی انجمن کے صدر کی عزت ہوا کرتی ہے۔ پھر جو شخص اس اعزاز کی خلاف ورزی کریگا۔ وہ اللہ کا مقابلہ کرے۔ ماموروں کے خلفاء سب ایک حیثیت رکھتے ہیں۔ اگر مامور صادق راستباز ہے تو اس کا جانشین اسی اصل کا حکم رکھتا ہے۔ سورۃ نور میں صاف آیت خلافت کے بعد اللہ تعالیٰ منکران خلافت کو فاسق فرماتا ہے ☩

بدر ۲۹ - جولائی ۱۹۰۹ء

+ ✱ +

خلافت کے حقدار کون ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح نے دو حصوں پر منقسم فرمایا۔ اوّل درجے اقارب۔ اور ان میں صاحبزادہ صاحب کو سب سے اقرب واحق فرمایا۔ دوسرے خدمتگذاران دین ان میں سید محمد احسن صاحب کو احق و اقرب فرمایا کہ

حضرت صاحب کے اقارب میں اس وقت تین آدمی موجود ہیں۔ اوّل میاں محمود احمد وہ میرا بھائی بھی ہے میرا بیٹا بھی اس کے میرے ساتھ خاص تعلقات ہیں۔

اسی طرح خدمت گزاران دین میں سے سید محمد احسن صاحب نہایت اعلیٰ درجہ کی لیاقت رکھتے ہیں۔

بیعت عورتوں اور بچوں پر بھی واجب

یہ ایک بڑا بوجھ ہے خطرناک بوجھ ہے۔ اس کا اٹھانا ماموروں کا کام ہو سکتا ہے کیونکہ اس سے خدا کے عجیب در عجیب وعدے ہوتے ہیں۔ جو ایسے دکھوں کیلئے جو پیٹھ توڑ دیں۔ عصا بنجاتے ہیں۔ موجودہ حالت میں سوچ لو۔ وقت ہے۔ جو ہم پر آیا ہے اس وقت مردوں عورتوں بچوں کیلئے ضروری ہے۔ کہ وحدت کے نیچے ہوں۔ اور اس وحدت کے لئے ان بزرگوں میں سے کسی کی بیعت کر لو۔ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ تو ضعیف ہوں۔ بیمار رہتا ہوں۔ پھر طبیعت مناسب نہیں۔ اتنا بڑا کام آسان نہیں۔ ثابت ہوا کہ وحدت کیلئے سب احمدیوں کو ایک خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت

دفن کرنے سے پہلے خلیفہ کا تقرر ضروری ہے

اس وقت بھی اس قسم کا واقعہ پیش آیا ہے میں چاہتا ہوں۔ کہ دفن ہونے سے پہلے تمہارا کلمہ ایک ہو جائے نبی کریم صلعم کے بعد ابوبکر کے زمانہ میں صحابہ کرام کو بہت سی مساعی جمیلہ کرنی پڑیں۔

خلیفہ کے اختیارات

اب تمہاری طبیعتوں کے رخ خواہ کسی طرف ہوں۔ تمہیں میرے احکام کی تعمیل کرنی ہو گی۔ اگر یہ بات تمہیں منظور ہو۔ تو میں طوعاً و کرہاً اس بوجھ کو اٹھاتا ہوں ☩

خلیفہ ایسا ہی مطاع ہے جیسا مسیح موعود علیہ السلام۔ میرا اپنا تو ایمان ہے کہ اگر حضرت صاحب کی لڑکی حفیظہ (امتہ الحفیظ) کو امام بنا لیتے تو سب سے پہلے میں بیعت کر لیتا۔ اور اسکی ایسی ہی اطاعت کرتا جیسی مرزا کی فرمانبرداری کرتا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر یقین رکھتا۔ کہ اس کے ہاتھ پر بھی پورے ہو جاویں گے۔ (تقریر خلیفتہ المسیح) الحکم جلد ۱۵ نمبر ا بابت ۶ جنوری ۱۹۱۱ء صفحہ [illegible]

خلیفۂ ثانی کے بارے میں

الہام کشوف و رویاء

(جھوٹی خواب بنانیوالا لعنتی ہے)

ماسٹر عبدالرحیم صاحب اکونوی کا رویاء

خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر لکھتا ہوں۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی سابقہ بیماری کے ایام میں جبکہ حضور مکان کی حالت یاس افزا تھی۔ اور ہمارے چہروں پر افسردگی چھا رہی تھی۔ اور آئندہ کے خیالی ہولناک واقعات کا تصور خوفزدہ کر رہا تھا۔ تو میں نے تہجد کی نماز میں دعا کی۔ "الٰہی بنے گا کیا؟ محمود کے ہاتھ پر تو بیعت کرنے کو جی نہیں چاہتا۔" اس کے بعد میں سو گیا۔ کیا دیکھتا ہوں۔ کہ "حضرت خلیفۃ المسیح نے میاں صاحب کی گردن پر ہاتھ رکھا ہوا ہے۔ اور مجھے دیکھ کر فرمایا۔ دیکھو! یہ پہلے بھی اوّل تھے۔ اب بھی اوّل ہیں" + پس میں نے اُسی دن سے اپنے ناقص خیال سے رجوع کر لیا۔ اور یقین کرنے لگا۔ کہ "محمود کی آمین" میں جو مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں ہیں۔ ایک دن اُن کی قبولیت کا اظہار حضرت صاحبزادہ میرزا بشیرالدین محمود احمد کے امیرالمومنین اور امام سلسلہ عالیہ احمدیہ ہونے کی صورت میں ہوگا۔

میں نے اس رویاء کو اس جلسہ میں بھی سنا دیا تھا جو حضرت صاحبزادہ صاحب ممدوح کے لئے رخصت کرنے کی تقریب پر ہوا۔ اور جس پر غفران مکان حضرت خلیفۃ المسیح بھی تشریف فرما تھے +

شیخ عبدالقدوس صاحب نومسلم کا خواب

۱۵ و ۱۶ مارچ ۱۹۱۴ء کی درمیانی شب کو بعد نماز تہجد یہ خاکسار سو گیا۔ اور خواب میں دیکھتا ہوں۔ کہ قادیان شریف میں بہت سے لوگ جمع ہوئے ہیں۔ اور اس عاجز کو اور چوہدری اللہ داد خان نمبردار احمدی محلہ والہ کو اور نیز اور چند احباب کو ایک مکان چوبارہ پر اُتارا گیا ہے۔ چوہدری اللہ داد خان اور دیگر احباب جانب جنوب بیٹھ گئے۔ اور عاجز اکیلا ہی جانب شمال بیٹھ گیا۔ اور درمیان میں مصلّیٰ بچھا ہوا تھا۔ اور اسی مصلّیٰ کی جانب مشرق ایک پلنگ بچھا ہوا ہے۔ اور مصلّیٰ پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام تشریف رکھتے ہیں اور آپ نے اس مصلّیٰ پر جانب مشرق رُخ انور کر کے دو رکعت نماز نفل ادا کرنی شروع کی۔ جب آپ سجدہ میں جانے لگے۔ تو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ آپکی پشت مبارک پر ایک لڑکا جس کی عمر ۷ یا ۸ سال کی ہوگی۔ بیٹھا ہوا ہے۔ اور وہ لڑکا اس قدر حسین ہے۔ ایسا شکیل لڑکا میری نظر میں کبھی نہیں دکھائی دیا۔ اور لباس اُس لڑکے کا سفید ہے۔ اور سر پر ٹوپی ہے۔ اور حضرت اقدس کا لباس میلا ہے۔ کھدر کا کرتہ ہے۔ اور کھدر کا تہ بند ہے۔ اور گلے میں پودیانہ کا کوٹ ہے۔ اور ریش مبارک سیاہ ہے۔ میں نے لباس دیکھ کر دل میں کہا۔ کہ اللہ اللہ اس قدر اعلیٰ مراتب اور یہ سادگی۔ جب حضرت اقدس التحیات میں بیٹھے۔ تو آپ نے اس عاجز کو اشارہ سے فرمایا۔ کہ ذرا پیچھے ہٹ جاؤ۔ میں بیٹھا بیٹھا ذرا پیچھے ہٹ گیا۔ میرے دل میں حضرت صاحب کے اشارہ سے خیال آیا۔ کہ شائد التحیات پڑھتے ہوئے بات کرنا گناہ نہیں ہے۔ پھر حضرت اقدس نے دائیں کی طرف اپنی انگشت شہادت کر کے تین دفعہ اشہد ان اشہد ان بڑے زور سے اور جلالت سے اور خاص کر مولوی محمد علی صاحب اور ان کے مکان کی طرف اشارہ کر کے پڑھا۔ اور عاجز کو حضرت صاحب کی اس جلالیت اور جوش سے یہ تفہیم ہوئی۔ کہ حضرت اقدس مولوی محمد علی صاحب کو گرانا چاہتے ہیں۔ اور پھر حضرت اقدس اس چوبارہ سے مکان کے نیچے کی طرف تشریف فرما ہونے لگے۔ اسوقت آپکے دست مبارک میں ایک رومال اور باریک سی بید کی کھونڈی تھی۔ اور آپ نے فرمایا۔ کہ ان لوگوں نے میری اس وقت قدر نہیں کی۔ پھر کسی وقت قدر کریں گے۔ اور یہ آپکا فرمانا معلوم ہوتا تھا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب کی طرف ہے۔ چوہدری اللہ داد خان و دیگر احباب نے مجھ سے پوچھا۔ کہ حضرت اقدس نے کیا فرمایا ہے۔ تو میں نے حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کی۔ کہ حضرت لوگ پوچھتے ہیں۔ کہ حضرت اقدس نے کیا فرمایا ہے۔ تو آپ نے چہرہ مبارک ہماری طرف کر کے فرمایا (بلبل در چمن آمد گل قدر نہ کرد) پھر آپ مکان سے نیچے تشریف لے آئے۔ اور نیچے ایک بہت بڑا میدان ہے۔ اور وہاں بہت لوگ جمع ہیں اور السلام علیکم السلام علیکم کہتے ہوئے تشریف لائے۔ اور درمیان میں بیٹھ گئے لیکن مولوی محمد علی صاحب کی طرف آپ نے پشت مبارک کی ہوئی تھی۔ اور دو آدمی جہاں ہم لوگ مکان کے اوپر بیٹھے ہوئے تھے۔ آئے اور انہوں نے کہا۔ کہ حضرت اقدس کا حکم ہے۔ کہ آپس میں کسی بات میں نفاق نہ ڈالو۔ بعد ازاں مولوی محمد علی صاحب کھڑے ہوئے۔ اور کچھ تقریر کرنی چاہی۔ لیکن تمام لوگ جو وہاں موجود تھے۔ سب کے سب اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اور یک زبان ہو کر سب نے یہی کہا۔ کہ حضرت اقدس کی موجودگی میں آپ کا کوئی حق نہیں ہے۔ کہ آپ کوئی تقریر کریں۔ مولوی محمد علی صاحب بیٹھ گئے۔ لیکن حضرت صاحب نے فرمایا۔ کہ تم لوگوں کو میں نے پہلے ہی کہدیا ہے۔ کہ شورش کرنا سب بیٹھ جاؤ۔ مولوی صاحب کو تقریر کرنے دو۔ ہم خود بعد میں اس کی تردید کر دیں گے۔ لوگ بیٹھ گئے اور میری آنکھ کھل گئی۔ صبح بعد نماز فجر کے اس عاجز نے یہ اپنا خواب کا واقعہ چوہدری اللہ داد خان نمبردار و مستری شہاب الدین کو سنا دیا۔ اور بعد ازاں یہ خاکسار امرتسر اپنے ایک کام کیلئے چلا گیا۔ اور وہاں جا کر قریباً چار بجے معلوم ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام کا وصال ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ میں نے یہ اپنا خواب میاں الٰہی بخش صاحب کلاہ فروش اور ایک اور صاحب کو جو وہاں موجود تھے سنایا۔

اس کے ساتھ دو شخص کی مؤکد بقسم شہادت ہے۔ کہ خواب پہلے سنایا +

منشی عمرالدین صاحب شلوی کا خواب

حضرت خلیفۃ المسیح کی وفات سے پہلی رات میں نے دیکھا۔ کہ میں دارالامان میں ہوں اور نماز ادا کرنا چاہتا ہوں۔ اور میرا رُخ سکول سے قادیان کی طرف کو ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا نماز کے لئے دو جگہ تیاری ہے۔ ایک تو مولانا محمد علی صاحب کے مکان کیطرف اور ایک اس کے مقابل قادیان میں۔ اب میں کہہ رہا ہوں۔ کہ نماز کہاں پڑھیں، دوسرے لوگوں نے کہا۔ کہ قادیان میں صاحبزادہ صاحب کے پیچھے۔ پس میں نے اپنا قدم تیز کیا اور جہاں آپ تھے فوراً آ گیا کیونکہ میرے دل میں بھی یہی تحریک ہوئی۔ اور قدم خود بخود آپکی طرف اٹھ گئے اور وہاں بھی میں نے بہت سے لوگ دیکھے۔ اور آپکے ساتھ ہی جس شخص کو دیکھا۔ وہ حافظ روشن علی صاحب تھے اور ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ گویا دوسری طرف نماز پڑھنے والے ہیں ہی نہیں۔ تب میں نے آپکے پیچھے نماز جنازہ ادا کی۔ جب صبح میں نے یہ خواب اپنے دوست بابو عبدالسلام سے ذکر کی۔ اور کہا کہ رات اسطرح خواب دیکھا۔ خدا تعالیٰ فضل کرے۔ چونکہ مجھ کو ملال خواب میں میری کوئی بناوٹ نہیں ہے۔ بلکہ یہ بھی میری تمنا نہیں تھی۔ کہ آپ ہی ضرور خلیفہ ہوں۔ اسلئے مجھے یقین ہو گیا۔ کہ آپ ہی کے ساتھ ہونا چاہئے۔ اس لئے میں صدق دل سے آپکو امام تسلیم کرتا ہوں۔ اور عرض کرتا ہوں کہ مجھے غلاموں میں داخل فرمالیں +

(یہ خواب شلوی صاحب پر حجت ہوا - ۱۲)